سوال

والد صاحب تعلیم مکمل کرنے سے پہلے شادی نہیں کرنے دیتے

جواب

لحمد للہ.

ں :

دی کی استطاعت رکھنے والے کے لیے شادی جلد کرنا مستحب ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اور تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح ہیں ان کا نکاح کردو، اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی النور(32).

فظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ا حکم ہے، اور علماء کا ایک گروہ کہتا ہے کہ استطاعت رکھنے والے کے لیے شادی کرنا فرض ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کے ظاہر سے استدلال کیا ہے :

ں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی شادی کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا کردیتی ہے، اور شرمگاہ کے لیے عفت کا باعث ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہے "

سے بخاری و مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے .

ئی ایک طریق سے سنن میں مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ی کرو، اور بچے پیدا کرو، اور نسل چلاؤ کیونکہ میں روز قیامت تمہارے ساتھ فخر کرونگا "

یم کی جمع ہے اور یہ اس عورت پر بولا جاتا ہے جس کا خاوند نہ ہو، اور اس مرد پر بولا جاتا ہے جس کی بیوی نہ ہو، چاہے اس نے شادی کر کے علیحدگی کرلی ہو یا شادی نہ کی ہو" انتہی بتصرف

م :

وہ والد کے سامنے صراحت سے شادی کی رغبت بیان کرے، اور باپ کو بھی چاہیے کہ وہ اس کی قدر کرے اور بیٹے کی شادی میں معاونت کرے، بلکہ اکثر فقہاء تو کہتے ہیں کہ قدرت و استطاعت کے وقت ایسا کرنا واجب ہے .

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ے اصحاب کہتے ہیں : اگر بیٹے کا نان و نفقہ والد پر ہو تو اسے بیٹے کی عفت کا خیال کرنا چاہیے جب وہ عفت و عصمت کا محتاج ہو، اور بعض اصحاب شافعی کا بھی یہی قول ہے" انتہی

ی(172/8).

رشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ن اوقات انسان کو شادی کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے جس طرح کھانے پینے کی حاجت ہو، اسی لیے اہل علم کا کہنا ہے :

ان و نفقہ اور اخراجات کسی کے ذمہ لازم ہو تو اگر اس کا مال اتنا ہو کہ وہ اس کی شادی کر سکے تو اس کی شادی کرنا بھی لازم ہے، اس لیے اگر بیٹا شادی کی ضرورت رکھتا ہو اور اس کے پاس شادی کے لیے مال نہ ہو تو باپ کے لیے بیٹے کی شادی کرنا واجب ہے .

ن میں نے سنا ہے کہ کچھ ایسے باپ بھی ہیں جو اپنی جوانی کی حالت بھول چکے ہیں جب ان کا بیٹا ان سے شادی کرنے کا کہتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں :

ا اپنے پسینے کی کمائی سے خود شادی کرو، یہ جائز نہیں بلکہ اگر وہ اس کی شادی کرنے پر قادر ہو تو ایسا کہنا حرام ہے اور اگر باپ نے قدرت ہونے کے باوجود بیٹے کی شادی نہ کی تو روز قیامت بیٹا اس کے ساتھ جھگڑا کریگا" انتہی

ن(410/18).

، جو غلط اشیاء معروف ہو چکی ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے :

ے اعراض کرنا، اور بیٹے کی اس ضرورت سے تجاہل برتنا، بعض اوقات بیٹے کو شادی کی ضرورت بہت شدید ہو سکتی ہے، جس میں تاخیر کرنے کے نتیجہ میں ایک قسم کا انحراف اور غلط کاری کی طرف جانا پیدا ہو سکتا ہے، اور یہ سب کو معلوم ہے کہ لوگ اس ضرورت میں مختلف ہوتے ہیں، اور اس سلسلہ میں ا۔

و تعلیم اور ملازمت کو شادی پر مقدم سمجھتے ہیں، اور وہ اس سے قبل بیٹے کی شادی کا سوچتے بھی نہیں جو کہ بہت بڑی غلطی ہے، بلکہ معاملہ کو بغور دیکھنا اور پرکھنا چاہیے، اور مصلحت اور مفاسد و خرابی کے مابین موازنہ کرنا چاہیے، اور اپنے بیٹے کی شادی کی ضرورت و حاجت کو جاننا چاہیے، اور شادی اور تعلیم دونوں

وں کا جمع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر مقدم کسے کیا جائیگا، یقینا دین کی حفاظت معتبر ہے، بلکہ بدن و مال کی حفاظت مقدم ہے، اور بالاولی یہ تعلیم پر مقدم ہوگی.

م :

ت باپ بیٹے کی تعلیم سے قبل شادی کرنے میں معذور ہو سکتا ہے، یا تو اس لیے کہ وہ دیکھتا ہے کہ بیٹا اپنے تصرفات میں غیر منضبط ہے صحیح نہیں، اور وہ خود اپنی ذمہ داریاں نہیں اٹھا سکتا چہ جائیکہ کسی دوسرے کی ذمہ داری اٹھانے کا متحمل ہو.

یکھتا ہے کہ بیٹا اپنی تعلیم میں سست ہے اور کوتاہی کر رہا ہے، اور اس کا ظن غالب ہے کہ شادی کے بعد اس کی سستی میں اور اضافہ ہو جائیگا.

دیکھتا ہے کہ بیٹے کو شادی کی زیادہ شدید ضرورت نہیں، بلکہ صرف ایک عام سی رغبت ہے یا پھر کسی دوسرے کی تقلید اور نقل میں ایسا کر رہا ہے.

ہیے کہ وہ باپ کے عذر کو تلاش کرے اور اسے مطمئن اور راضی کرنے کی کوشش کرے، اور اپنی شادی کی ضرورت کو بیان کرے، اور شادی کے بعد بیوی کی دیکھ بھال کی قدرت اور استطاعت کو سامنے لائے.

م اللہ تعالی سے آپ کے لیے توفیق کی دعا کرتے ہیں.

واللہ اعلم.